

اداریہ

قرآن مجید کے بعد دین اسلام کے معارف کا سب سے بڑا منبع حدیث اور سنت رسول ﷺ ہے۔ الہذا تمام مسلمانوں کے تزدیک قرآن کے بعد سنت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ مکتب اہل بیت کی نگاہ میں سنت کا دائرة دوسرے اسلامی مکاتب کی نسبت زیادہ وسیع ہے۔ چونکہ سنت صرف پیغمبر اکرم ﷺ کے قول، فعل اور گفتار تک محدود نہیں، بلکہ اس میں تمام ائمہ اطہار کے اقوال، افعال اور گفتار بھی شامل ہیں۔ اسی لیے علماء سنت کی تعریف میں ”معصوم“ کی قید لگائی ہے تاکہ پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ ائمہ اہل بیت بھی شامل ہوں۔ البتہ حدیث ہی سے سنت کی حکایت ہوتی ہے، اسی لئے جو بھی فضیلت، اہمیت اور ضرورت سنت کے بارے میں بیان ہوئی ہے، وہ حدیث کے لیے بھی ثابت ہے۔

حدیث کا سب سے اہم کردار قرآن کی تفسیر و تشریح ہے اور یہ قرآن کے ساتھ مل کر، تاریخ اسلام کی تقریباً پندرہ صدیوں کے دوران دین و شریعت کی فہم و ادراک میں مسلمانوں کے لئے بنیادی کردار ادا کرتی آئی ہے۔ حدیث کی اہمیت کے پیش نظر، احادیث کے مندرجات و مضامین اور ان کی سندا جائزہ لینے کے لئے مختلف علوم معرض وجود میں آئے ہیں، جنہیں بجیت بھوی علوم حدیث کہا جاتا ہے۔ اسی اہمیت کو مردم نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ حدیث کے بغیر اسلام کا ادراک ناممکن ہے۔ یہی وجہ تھی کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی رحلت کے بعد ائمہ اہل بیت اطہار نے حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے لا محدود کوششیں انجام دیں۔ حدیث کے سلسلے میں مختلف مسلمان حکام نے جوروش اپنائی تھی وہ نہ صرف صحیح نہیں تھی، بلکہ اس عمل سے اسلام کو دور رس خطرات بھی لاحق ہونے کے امکانات تھے۔ اسی بنا پر ائمہ اہل بیت نے کسی بھی دور میں حدیث کی نشر و اشاعت کو ختم نہیں ہونے دیا جس کے شر بخش اثرات آج بھی ہمیں مکتب اہل بیت کے ”منابع حدیث“ میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

عصر حاضر میں بھی حدیث کی افادیت اور اہمیت اسی قدر ہے جس قدر گزشتہ صدیوں میں تھی، چونکہ قرآن میں کلی احکام نازل ہوئے ہیں اور ان کی شرح اور تفسیر صحیح حدیث ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ عصر حاضر انسانی مشکلات اور مسائل کا زمانہ ہے، جس میں نت نئے مسائل پیش آرے ہے ہیں اور انسان کو جہاں

فقہی احکام کے ذریعے شرعی رہنمائی کی ضرورت ہے وہاں اجتماعی، سیاسی اور اخلاقی مسائل میں بھی دین سے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر اسلام میں اجتہاد کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور قرآن و حدیث میں موجود کلیات کی مدد سے عصر حاضر کے جزوی مسائل و مشکلات کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔

یہی وہ ضرورت تھی کہ جس کی خاطر علمائے اسلام نے قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث اور علوم حدیث میں بھی پیش بہا کام کیا ہے اور آج تک حدیث کے میدان میں تحقیق و جستجو کا سلسلہ جاری ہے۔ لہذا تمام اسلامی فرق و ممالک اپنے مبانی کے مطابق حدیث میں تحقیق و جستجو کاری رکھے ہوئے ہیں۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد ان کے بارہ جانشینوں کی امامت اور ولایت کے الی سلسلے کی برکت سے اسلام کے دوسرے مکاتیب فکر کے بر عکس اہل تشیع میں حدیث کا دائرة قدرے وسیع ہے۔ جس کی وجہ سے اہل تشیع میں اجتہاد کے ذریعے جدید عصری مسائل اور سیاسی و اجتماعی سوالات کا جواب بھی دوسروں کی نسبت بہتر انداز میں دیا جاتا ہے۔ ائمہ اطہار علیہم السلام نے ہمیشہ اپنے پیروکاروں کو اپنی احادیث کی طرف رجوع کرنے کی تاکید کی ہے اور زمانے کے حوادث میں ان فرائیں سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔

ائمہ اطہار کا کلام، درحقیقت خاندان عصمت و طہارت کا کلام ہے اور سرچشمہ وحی سے نکلتا ہوا یاد ریا ہے جس میں غوّاصی انسان کو ہر مشکل سے نجات دل سکتی ہے۔ ائمہ اہل بیتؑ کے کلام میں ایک ایسی کشش ہے کہ جو ہر سلیم العقل اور نیک فطرت انسان کو اطاعت و فرمانبرداری کی طرف لے جاسکتی ہے اور نیکیوں کی طرف راغب کر سکتی ہے۔ اسی لئے امام رضا علیہ السلام نے تمام لوگوں کو اپنے علوم و معارف کی طرف رجوع کرنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے :

”رَحْمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْيَا أَمْرَنَا،“ (قال الرّاوی) فَقُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ يُحْيِي أَمْرَنَّمْ؟ - قال: ”يَتَعَلَّمُ

عُلُومَنَا وَيُعَلِّمُهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ لَوْ عِلِّمُوا مَحَاسِنَ كَلَمِنَا لَتَبْغُونَا“ - (معانی الاخبار، ص ۱۸۰)

یعنی: خداوند عالم اس بندہ پر رحمت نازل کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے۔ میں (راوی) نے آپؐ سے سوال کیا: آپ کا امر کس طرح زندہ ہوتا ہے؟ فرمایا: ہم اہل بیتؑ کے علوم کو یکھ کر

لوگوں کو اس کی تعلیم دے ! یقیناً اگر لوگ ہمارے کلام کے حسن اور اس کی خوبی کو جان لیں تو ہماری اطاعت کریں گے۔

آج جہاں قرآن مجید کی آیات سے ہدایت و رہنمائی حاصل کرنی ضروری ہے، وہاں احادیث پیغمبر ﷺ اور آل پیغمبر سے بھی بہرہ مند ہونا لازمی ہے۔ چونکہ ائمہ اہل بیتؑ کے فرائیں کا سلسلہ روایت خود نبی اکرم ﷺ تک ہی پہنچتا ہے اور انہمہ اطہارؓ کی تعلیمات کی بازگشت تعلیمات وہی ہی کی طرف ہوتی ہے اور پھر متفق علیہ حدیث ثقلینؓ کے مطابق اہل بیتؑ، قرآن مجید کا ہم پلہ ہیں، جن کی اطاعت قرآن مجید کی اطاعت کی طرح واجب ہے۔ اگر امت مسلمہ قرآن کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ انہمہ اہل بیتؑ کے کلام سے بھی بہرہ مند ہوتی تو آج طرح طرح کی مشکلات و مصائب میں گرفتار نہ ہوتی۔ اس وقت عالم اسلام کو جن مسائل اور چیزوں کا سامنا ہے، ان کا واحد حل قرآن کے ساتھ اہل بیت اطہارؓ کے فرائیں سے ہدایت و رہنمائی لینا ہے۔ ہماری فردی اور اجتماعی تمام مشکلات احادیث رسولؐ اور فرائیں آل رسولؐ کے ذریعے بر طرف ہو سکتی ہیں۔

اس لئے ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی سنت اور احادیث کو احیاء کرنا اس وقت جتنا ضروری ہے، اتنا اس سے پہلے نہیں تھا۔ علمائے دین اور مدارس دینیہ کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ سنت رسولؐ اور فرائیں اہل بیت اطہارؓ کو زندہ کرنے اور ان کی نشر و اشاعت کے لئے جس قدر سعی کر سکتے ہیں کریں۔

حدیث اور سنت کا بھی وہ مقام و مرتبہ ہے کہ جس کی وجہ سے امامیہ دینی مدارس اور حوزہ ہائے علمیہ میں مجہدین اور فقهاء سالہا سال کی محنت شاfaction اور انہمہ اطہارؓ سے منتقل احادیث اور قرآنی آیات کے وسیع مطالعات کے بعد بہتر انداز میں معاشرے کی ہدایت و رہنمائی کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ امامیہ مکتب کا ہر فقیہہ علوم حدیث اور رجال کے تمام پہلوؤں پر کامل دسترس کے بعد درجہ اجتہاد پر فائز ہوتا ہے اور اپنے اندر فتویٰ صادر کرنے کی قابلیت پیدا کرتا ہے۔ لہذا مکتب اہل بیتؑ میں حدیث کو جو مقام و منزلت حاصل ہے وہ شاید ہی کسی دوسرے مسلک کو حاصل ہو۔ چونکہ حدیث و سنت فقہ اہل بیتؑ کا دوسرا بڑا منبع ہے لہذا فقہی مسائل کو استنباط کرنے کے لئے شیعہ فقہاء کے لئے حدیث سے ہمیشہ سروکار رکھنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکتب اہل بیتؑ کی حدیث کی مشہور چار بنیادی کتابوں (کتب اربعہ) کے علاوہ بھی شیعہ محدثین

نے اپنے اپنے زمانے کے تقاضوں کے مطابق حدیث کے عظیم مجموعے تدوین کیے ہیں اور بہترین تحقیقی آثار اسلامی معاشرے کے سپرد کئے ہیں۔

ایک عرصے سے اردو زبان میں شیعہ مکتب میں حدیث سے متعلق ہونے والے کام کے تعارف کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ لہذا ”نور معرفت“ کی ٹیم نے موجودہ شمارہ، اسی ضرورت کے تحت مرتب کیا ہے اور اس شمارے میں مکتب امامیہ کے نزدیک حدیث کی اہمیت، ضرورت اور آغاز سے ہونے والی تحقیقات اور منابع حدیث کے تعارف پر مبنی چند مقالات شامل کئے گئے ہیں۔ گوکر یہ شمارہ ہم حدیث نمبر کے عنوان سے پیش کر رہے ہیں، لیکن اسے ہم امامیہ حدیث کا مکمل تعارف نہیں کہہ سکتے۔ چونکہ اس کے مکمل تعارف کے لئے کئی شماروں کی ضرورت ہوگی، اسے نقطہ آغاز ہی سمجھیں۔ انشاء اللہ امامیہ محدثین اور فقهاء کی حدیث کے میدان میں خدمات اور تحقیقات کے تعارف کے لئے ہم مذید شمارے بھی شائع کرنے کی سعی کریں گے۔

نور معرفت کے اس شمارے میں امامیہ کے اولین حدیثی مکتوبات میں نقل حدیث کے طریقے، ائمہ اطہار کی جانب سے حدیث کے ذخائر کی حفاظت، نشر و اشاعت اور ترویج کے لئے کی گئی کوششوں، مکتب امامیہ میں تدوین حدیث کی تاریخ، حدیث کے تعارف، اہمیت اور افادیت اور مکتب امامیہ میں اہل حدیث (خبراءت)، کتب اربج کے اجمالی تعارف، امام علی علیہ السلام کی نگاہ میں رواۃ حدیث کی اقسام اور راوی کے قابل و ثوق ہونے کے طریقوں سے متعلق چند مقالات پیش کئے گئے ہیں۔

یہ مقالات کس حدیثک اہل بیت کے حدیثی مکتب کا تعارف کراس کے ہیں؟ اس کا فیصلہ نور معرفت کے قارئین ہی کر سکیں گے۔ ہمیں اُمید ہے نور معرفت کی ٹیم کی اس ناچیز سی کوشش سے جہاں علم حدیث کے تشکیل کی پیاس کا سامان فراہم ہوگا، وہاں اسلامی ممالک کے درمیان حدیث اور علوم حدیث کے میدان میں اضافہ بھی ہوگا اور ایک دوسرے کے علمی مشاغل سے آگاہی حاصل ہو سکے گی۔ اور یہ آگاہی و تعامل اسلامی پہنچتی اور میں المسالک افہام و تفہیم میں اضافے اور شکوک و شبہات کے ازالے کا سبب بنے گا۔

